رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

انڈیا سے باہر یا غیر ممالک (روپیہ)

# فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۰ء مطابق ۳۰ رجب ۱۳۴۹ھ | نمبر (۳۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہے۔

(۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ جملہ متعلقین خاندان رسالت خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں۔

(۳) **اعلان نکاح**:۔ جناب چوہدری عبداللہ ولد چوہدری مہرالدین صاحب احمدی ساکن کھاریاں کا نکاح مسمات رحمت بنت چوہدری ولیداد صاحب عرائض نویس کھاریاں کے ساتھ بعوض مبلغ پانچسو روپیہ مہر جو نقد ادا کیا گیا مولوی فضل دین صاحب امیر جماعت کھاریاں نے ۱۳ نومبر ۳۰ء کو پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے موجب راحت و رحمت بنائے۔ آمین۔

(۴) **ولادت**:۔ اخویم مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو خدا تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود مسعود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرماویں۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔

## شکریہ و درخواست

فاروق کیلئے دس ۱۰ ایسے والنٹیر مانگے گئے تھے۔ جو سالانہ جلسہ پر پھر کر دس دس نئے خریدار ۳۱ء کیواسطے ہمت کر کے پیدا کریں۔ الحمدللہ کہ میری اس درخواست پر قادیان سے تین کرمفرماؤں نے اپنے اسماء گرامی پیش کئے۔ جن کا ذکر گذشتہ اخبار میں شکریہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ بیرونی احباب میں سے بابو ضیاء الحق خانصاحب لاہور۔ بابو فتح محمد صاحب کراچی نے منظور فرمایا۔ گویا پانچ دوستوں نے میری آواز کو اب تک سنا ہے پانچ باقی ہیں۔ خدا کرے۔ کہ باقیماندہ پانچ بھی کہیں نزدیک سے میری آواز سن لیں۔ اور دس کی تعداد پوری ہو جائے۔ (ایڈیٹر)

## فاروق کل اگلا پرچہ

بوجہ مصروفیت جلسہ سالانہ فاروق مورخہ ۲۸ دسمبر ۳۰ء شائع نہیں ہوگا۔ اس کے بعد انشاء اللہ ۷ جنوری ۳۱ء کو پرچہ نکلیگا۔ احباب نوٹ کرلیں۔ (مینجر فاروق)

## گرم سرمہ پارچات اور نئے پارچات

گذشتہ پرچہ میں یہ عرض کیا گیا تھا۔ کہ قادیان میں ایک خاصی تعداد ایسی بیوگان اور یتامیٰ اور مساکین غربا احمدیان کی رہتی ہے جنکے لئے ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کیطرف سے ہر قسم کی امداد ملتی رہتی ہے۔ لیکن تاہم ان سب کو موسم سرما کیلئے لحاف و پارچات وغیرہ کا دیا جانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے جلسہ پر آنیوالے احباب اگر ازراہ ثواب ہر قسم کے پارچات گرم و سرد زنانہ و مردانہ حسب توفیق نئے یا پرانے عطا کر دیا کریں۔ تو ان سب مستحقین امداد کی پوری مدد ہو سکتی ہے۔ لہذا دوست یاد رکھیں۔ اور ضرور اس قسم کے کپڑے وغیرہ جلسہ پر لاکر عطا فرمائیں۔ میرے پاس بحیثیت پریسیڈنٹ لوکل کمیٹی قادیان بہت درخواستیں لحاف و پارچات وغیرہ کی آئی ہوئی ہیں۔ جن کو جلسہ پر کا وعدہ کیا ہوا ہے

(خاکسار میر قاسم علی پریسیڈنٹ لوکل کمیٹی قادیان)

## اعلان ضروری

### احباب جلسہ کیلئے

ڈاکٹر عبدالرحمن ایل۔ ایم۔ پی اینڈ ایل سی۔ پی۔ ایس موگے والے میرے مکان پر اترے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب آنکھوں کا علاج کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اگر آپ ان کا علاج کروانا چاہتے ہیں۔ یا ڈاکٹری طور پر مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ تو آپ ان سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ علاج اور مشورہ کی فیس کے متعلق ان سے گفتگو کر لیں۔ (میر قاسم علی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# روئداد مناظرہ چک ۵۶۵ کے متعلق
# اہلِ پیغام کی بددیانتی

اس بات سے کون ناواقف ہے۔ کہ اہل پیغام احمدیت کی ایک کٹی ہوئی شاخ ہیں۔ جب سے یہ بزرگ قادیان (جو کہ خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے) کو چھوڑ کر لاہور شریف میں خیمہ زن ہوئے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی دشمنی میں حقیقت سے اس قدر دور جا رہے ہیں کہ دیدہ و دانستہ حق و باطل میں تمیز نہیں کرتے۔ حسد کی آگ نے ان کے سینے جلا رکھے ہیں ؎

گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
اس کا ہووے ستیاناس اس سے بگڑے بیوقوف

ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ امیر ایدہ اللہ اور اس کے رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کی پیروی میں اشاعت اسلام کو اپنا شعار سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا نام دنیا کے سامنے رسول۔ نبی آخر زمان۔ پیغمبر کی حیثیت میں پیش کرتے تھے۔ اور ان پر تبلیغ کی حجت پوری کر کے ان کو یہودی اور فاسق قرار دیتے تھے۔ لیکن آہ آج وہ دن ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی پاک جماعت پر طرح طرح کے حملے کرتے ہیں۔ اور مسئلہ نبوت کی آڑ میں غیر احمدیوں کو ساتھ ملا کر اپنے سلب ایمان کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جب کبھی جماعت احمدیہ سے مناظرہ کا موقع ملے۔ تو انہیں غیر احمدیوں کو اپنا منصف قرار دیکر اپنے حق میں نہ صرف تقریری بلکہ تحریری طور پر ان سے فیصلہ لکھوا لیتے ہیں۔ چہ خوب! انہیں یہ اتحاد مبارک ہو۔ حال ہی میں چک ۵۶۵ ضلع لائل پور کی جماعت احمدیہ نے ایک جلسہ سالانہ کیا تھا۔ جلسہ کی تاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ر اکتوبر تھی۔ اسی جلسہ میں ۱۸ر اکتوبر ۳۰ء کو اہلِ پیغام سے نبوتِ حضرت مسیح موعودؑ پر مناظرہ ہوا تھا۔ یہ خاکسار بھی مولوی محمد ابراہیم صاحب احمدی امام الصلوٰۃ چک ۶/۱۱L کی معیت میں اس جلسہ پر پہنچ گیا تھا۔ جلسہ اور مناظرہ کی روئداد ۱۸ر نومبر کے اخبار الفضل میں چھپ چکی ہے۔ اس مناظرہ میں اہل پیغام کو جو شکست فاش ہوئی اس کو ناظرین مناظرہ اور مبصر نشاہ مناظر پیغامی خوب جانتے ہیں۔ لیکن قربان جایئے منشی غلام محمد صاحب پیغامی رپورٹر اور ایڈیٹر پیغام صلح کے۔ جنہوں نے نہایت عیاری سے واقعہ کے خلاف جلسہ کی روئداد لکھ کر شائع کر کے اپنی بددیانتی کا ثبوت دیا ہے۔ اس رپورٹ کے ساتھ پیغامیوں نے اپنے حق میں چند متعصب اور جاہل غیر احمدیوں سے دستخط لے لئے ہیں۔ کہ پیغامی جماعت کی فتح ہوئی ہے۔ یہ غیر احمدی اصحاب اس گروہ سے متعلق ہیں۔ جس کی نسبت نبی کریم صلعم نے علماءھم شرمن تحت ادیم السماء فرمایا ہے۔ انہوں نے حسب عادت عین مناظرہ کے وقت جلسہ کا نظام بگاڑنے کے لئے ایک شریر مولوی کی انتباع میں شرارت کرنی چاہی۔ اور شور و غل مچا دیا۔ چونکہ چودھری محمد الدین صاحب نمبردار سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۵۶۵ نے پولیس کا انتظام کر رکھا تھا۔ اسلئے پولیس نے اس گروہ پاک کو جلسہ گاہ سے باہر نکال دیا۔ جلسہ گاہ سے باہر نکلکر بازار میں جلسہ گاہ کے دروازہ کے آگے اپنا میدان شرارت گرم کرنا چاہا۔ اسی شریر ملاں نے جماعت احمدیہ کے خلاف تقریر شروع کر دی۔ پولیس نے وہاں سے بھی دھتکار دیا۔ آخر اپنے اپنے دیہاتوں اور گھروں کو چلے گئے۔ جب پیغامی مناظر نے دیکھا کہ ہمارے رفیق تو چلے گئے۔ جنہیں میں نے اپنا اشتعال انگیز لیکچر سنانا تھا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو تیتر بٹیر کے نام سے موسوم کر کے اُن سے داد لینا اور اپنے ارتداد کا ثبوت دینا تھا اپنا لیکچر لچر پوچ باتوں سے گذارنے لگا۔ اور ادھر سید لال حسین پیغامیوں کے پریذیڈنٹ نے گھڑی کا ٹائم آگے پیچھے کر کے جلدی جلدی وقت گذارنے کی کوشش فرمائی جب مناظرہ سے فارغ ہوئے۔ تو انہیں ذلیل بھائیوں کے پیچھے ہو لئے۔ اور اپنے حق میں حسب منشاء عبارت لکھوا کر ان کے دستخط لے لئے۔ اور رپورٹ ایڈیٹر پیغام کی خدمت میں بھیج دی۔ ایڈیٹر پیغام مسٹر عبد الباطل نے اس پر اور بھی ملمع چڑھا کر اخبار میں شائع کر دی۔ شرم کا مقام ہے کہ وہ ہی گروہ حضرت مسیح موعودؑ کا جانی دشمن ہے۔ اور وہی ان کا رفیق اور منصف ہے۔ میں بلا مبالغہ یہ بات لکھنے کو تیار ہوں۔ کہ اہلِ پیغام "ماں کی سوکن اور دھی کی سہیلی" کے مصداق ہیں۔

## ایڈیٹر پیغام سے ایک استفسار

جناب ودیارتھی صاحب میں نہایت ادب سے ایک استفسار کرتا ہوں۔ کہ کیا آپ منشی غلام محمد صاحب رپورٹر مناظرہ چک ۵۶۵ سے یہ بات پوچھ کر اخبار میں شائع فرمادینگے کہ اس مناظرہ میں لاہوری جماعت کی فتح دیکھکر کتنے آدمی مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کر کے لاہوری جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ جس طرح کہ اس مناظرہ میں دو اصحاب (چودھری محمد یسین ایس وی ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول چک ۳۴۶ء اور چودھری سردار علی چک ۵۶۵ء) نے حضرت مسیح موعودؑ کے تمام دعاوی پر ایمان لاکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کی ہے۔ اور جماعت احمدیہ قادیان کی فتح کا ثبوت دیا ہے میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ ضرور اس استفسار پر غور فرما کر مشکور فرمادیں گے۔ دیدہ باید ؛

میرے کرم ودیارتھی جی! خدارا فرمایئے۔ یہی منکرین مسیح موعودؑ اور دین کے دشمن آپ لوگوں کے رفیق اور منصف ہیں۔ کیا حشر کو بھی خدائے عزوجل کے سامنے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں آپ کے یہی لوگ شاہد اور شفیع ہونگے۔ کچھ تو ہوش میں آؤ۔ اور آنکھوں سے تعصب کی پٹی کھولکر دیکھو کہ حضرت محمود کی دشمنی تمہیں کہاں سے کہاں تک لے گئی۔ پیغام صلح کے شذرات آپ کا اعمالنامہ سیاہ کر رہے ہیں ؎

دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے

سنبھل جاؤ۔ ابھی وقت ہے۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ ورنہ ؎

پٹنا ہوگا دو ہاتھوں سے کہے دے مر گئے
جبکہ ایمان کے تمہارے گند ہونگے آشکار

دعا ہے۔ کہ یہ بچھڑے ہوئے بھائی پھر آنکر گلے لگ جائیں۔ وما علینا الا البلاغ ؛

(خاکسار چراغ الدین احمدی مدرس چک ۱۱L ضلع منٹگمری)

---

## ایک اور عرض

فاروق بک ایجنسی کی لاجواب اور قابل دید کتابیں جو مخالفین سلسلہ اندرونی و بیرونی دشمنوں کے جواب میں ہیں:

(ہوشیار پور۔ دفتر فاروق سے خریدکریں اور منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط


# فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۰ء


## کلام الامام مہدی

(از مسیح موعود علیہ السلام)

## اتمام الحجۃ علی المخالفین

"آج میں نے اتمام حجت کے لئے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ مخالفین اور منکرین کی دعوت میں چالیس اشتہار شائع کروں۔ تا قیامت کو میری طرف سے حضرت احدیت میں یہ حجت ہو۔ کہ میں جس امر کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس کو میں نے پورا کیا۔ سو اب میں بکمال ادب و انکسار حضرات علماء مسلمانان و علماء عیسائیان و پنڈتان ہندوان و آریان یہ اشتہار بھیجتا ہوں۔ اور اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے۔ انہی معنوں سے میں مسیح موعود کہلاتا ہوں۔ کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ میں اس بات کا مخالف ہوں۔ کہ دین کے لئے تلوار اٹھائی جائے۔ اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں۔ اور میں مامور ہوں۔ کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے۔ ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دور کر دوں۔ اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف انکو بلاؤں میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں۔ کہ دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں۔ کہ جیسے والد مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں۔ جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے۔ کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے۔ اور مجھے جواہرات کی معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے۔ کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں۔ تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے۔ جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ **سچا خدا**۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے۔ کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے۔ کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔ اور وہ بھوکے مریں۔ اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں۔ اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں۔ کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک چیز اپنے نوع سے محبت کرتی ہے۔ یہاں تک کہ چیونٹیاں بھی اگر کوئی خود غرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے۔ کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں ان کی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں۔ کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اسلئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے۔ جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے۔ وہ جوش محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا چاندی ہے۔ کوئی کھوٹی چیزیں نہیں ہیں بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ کہ ان تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکہ کا نشان ہے۔ یعنے وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں۔ جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے۔ کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے۔ کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے۔ کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا۔ ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے مجھے شرف فرمایا۔ اور پھر خدا نے اپنے بلاواسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا۔ اور پھر زمانہ کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا۔ کہ یہی میرا نام ہو۔ غرض میرے ان ناموں پر یہ تین گواہ ہیں۔ میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ میں اس کو گواہ رکھکر کہتا ہوں۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری برابری کر سکے۔ تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔

اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت سیدنا و سید الوریٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی یا اور کوئی امر خارق عادت ظہور میں نہیں آیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گذرا ہے۔ جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہوئیں۔ اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے۔ جو اب تک اتر کے سچے پیروؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔ بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے۔ جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں۔ جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر انسان صرف ایسے مذہب کا پیرو ہو۔ جس میں آسمانی روح کی کوئی ملاوٹ نہیں۔ تو وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے مذہب وہی مذہب ہے۔ جو زندہ مذہب ہو۔ اور زندگی کی روح اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور زندہ خدا سے ملاتا ہو۔ اور میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا۔ کہ خدا تعالےٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں۔ اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا۔ وہ بھی خدا تعالےٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد رکھو۔ کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے۔ اور اگر دروازہ بند نہیں ہے۔ تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے۔ اور یاد رکھیں۔ کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔ ختم ہوا پہلا نمبر اربعین کا۔ والسلام۔

علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء

المشتہر مرزا غلام احمد مسیح موعود۔ از قادیان۔

---

**اطلاع ضروری**

جن خریداران فاروق نے بار بار وی پی واپس کئے ہیں۔ اور باوجود کئی بار اطلاع دینے کے پھر بھی فاروق کے وی پی وصول نہیں کئے۔ وہ سب دوست بقایا چندہ معہ خرچ وی پی جلسہ سالانہ پر عطا فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ ایسے وی پی پچاس سے بھی زائد دو دو تین تین بار واپس آئے ہیں

(مینیجر فاروق)

# سالانہ جلسہ کے متعلق
## نہایت ضروری باتیں

۱۔ سالانہ جلسہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۰ء کو ہوگا۔ احباب کرام کو اوّل تو ۲۵ دسمبر ورنہ ۲۶ دسمبر کی صبح تک ضرور قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔ تاکہ جلسہ کی افتتاحی تقریر جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرمائیں گے۔ سن سکیں۔ علاوہ ازیں خطبہ جمعہ بھی انشاء اللہ حضور ہی پڑھیں گے۔ وہ احباب جنہیں سارے سال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھنے اور خطبہ سننے کا موقعہ نہیں ملتا۔ انہیں چاہیئے کہ ضرور ۲۶ دسمبر کے جمعہ کی نماز میں شریک ہوں۔

۲۔ ۲۵ دسمبر بروز جمعرات یعنی رات مابین بدھ اور جمعرات کے ۱۲ بجے ہر اسٹیشن سے قادیان مغلاں کیلئے معمولی ویک اینڈ واپسی ٹکٹ مل سکیں گے۔ پنجاب۔ یو۔ پی اور بنگال تک کے احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایسے واپسی ٹکٹ پر ۳۱ دسمبر تک واپس اپنے سٹیشن پر پہنچ جانا ضروری ہوگا۔ کوئی سٹیشن اگر ۲۵ دسمبر جمعرات کے دن ویک اینڈ واپسی ٹکٹ دینے سے انکار کرے۔ تو ریلوے ویکلی گزٹ نمبر ۳ بابت ماہ جنوری ۱۹۳۰ء کا حوالہ دیا جائے۔ ٹکٹ براہ راست قادیان کے لئے جائیں۔ اس طرح کرایہ میں زیادہ رعایت اور سفر میں سہولت رہتی ہے۔

۳۔ جن اصحاب کو زیادہ قادیان میں ٹھیرنا ہو۔ وہ کرسمس واپسی ٹکٹ حاصل کریں۔ جو سو میل سے زائد سفر والوں کو حسب ذیل کرایہ پر مل سکے گا۔ درجہ اوّل و دوم کا ۱ ۱/۳ کرایہ ادا کرنے پر۔ درجہ درمیانہ کا ۱ ۱/۴ کرایہ دینے پر۔ درجہ سوم کا ۱ ۳/۴ کرایہ ادا کرنے پر۔ یہ ٹکٹ ۱۴ جنوری تک کارآمد ہونگے۔

۴۔ گاڑی کے روانہ ہونے کے وقت سے بہت قبل سٹیشن پر پہنچ جانا چاہیئے۔ تاکہ واپسی ٹکٹ سہولت کے ساتھ حاصل ہو سکیں۔ ٹکٹ علیحدہ علیحدہ حاصل کئے جائیں۔

۵۔ جہاں تک ممکن ہو۔ دورانِ سفر میں سردی سے بچنے کا سامان کیا جائے۔ اور کافی گرم بستر ساتھ ہونا چاہیئے۔ یو۔ پی۔ بنگال۔ بہار وغیرہ علاقوں کے اصحاب کو خصوصیت سے اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دنوں قادیان میں کافی سردی ہوتی ہے۔

۶۔ حسب معمول مہمانوں کی رہائش کا انتظام اندرون اور بیرون قصبہ ہوگا۔ اس کے متعلق راہ نمائی کرنے اور دیگر سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے قادیان کے اسٹیشن پر والنٹیر ہوں گے۔

۷۔ غیر احمدی معزز اصحاب کو جو دوست اپنے ساتھ لائیں۔ انہیں چاہیئے کہ اس کی اطلاع ناظم صاحب سالانہ جلسہ کی خدمت میں بھیجدیں۔ تاکہ وہ مناسب انتظام رہائش کا کر سکیں۔

۸۔ خواتین کا سالانہ جلسہ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ ہوگا جس میں شمولیت کے لئے خواتین کو ضرور ساتھ لانا چاہیئے۔

---

# جلسہ پر آنیوالے احباب یاد رکھیں

فاروق کے جملہ موجودہ خریداران سے یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ فاروق کیواسطے کم از کم ہر ایک موجودہ خریدار ایک ایک جدید خریدار ۱۹۳۱ء کیلئے عطا کرے۔ کیونکہ فاروق کی اشاعت نہایت ہی کم ہے۔ اور ہر سال، فاروق کو خسارہ اٹھا کر اخبار جاری رکھنا پڑتا ہے۔ اور ایسی حالت ہمیشہ کیلئے برداشت نہیں کیجا سکتی۔ اس کا آسان اور مفید راستہ یہی ہے۔ کہ سالانہ جلسہ پر جو فاروق کے خریدار تشریف لائیں۔ وہ کم از کم یہ عہد کر لیں۔ کہ فاروق کو سال جدید ۱۹۳۱ء کیلئے ایک ایک نیا خریدار اپنے سے علاوہ وہ پیدا کر کے ضرور دینگے۔ اور جلسہ پر ایک ایک خریدار کا ہر ایک دوست کو مل جانا کوئی مشکل امر نہیں۔ اور جو دوست کسی کو خریداری اخبار کی تحریک کرنا مناسب نہ سمجھیں۔ وہ اپنی جیب سے ایک خریدار کا چندہ عطا کر کے فاروق کی امداد فرمائیں۔ ان کی طرف سے کسی غریب احمدی کے نام اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ لہٰذا یہ تیسری بار درخواست کی گئی ہے۔ جو ضرور منظور ہوگی۔ (مینیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احمدی مشن

## معیار صداقت

یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے فکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
پاک و برتر ہے نہیں ہوتا وہ جھوٹوں کا نصیر
ورنہ اُٹھ جائے اماں پھر سچے ہو دیں شرمسار
اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی
کیا نہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتا ہو بڑھ بڑھ کے وار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
مرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(درثمین)

**معیار اوّل** اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کی صداقت کو پرکھنے کے لئے ایک ایسا واضح اور بین قانون مقرر فرمایا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ سے انسان نہایت آسانی سے ایک سچے اور راستباز نبی کی صداقت کو پرکھ سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ پارہ دوسرا رکوع اوّل۔ کہ سعید الفطرت انسان انبیاءؑ کو ایسا ہی شناخت کر لیا کرتے ہیں۔ جس طرح کہ اپنے بیٹے کی اصلیت اور پاکیزگی کو ثابت کرنے کے لئے اس کی ماں کی پاکدامنی کو دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کی صداقت کو دیکھنے کے لئے ان کی پہلی زندگی یعنی دعویٰ نبوت سے قبل کی زندگی کو دیکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ سورہ یونس پارہ گیارہ رکع۔ ہر نبی اپنی نبوت اور رسالت لوگوں کو منوانے کے لئے اپنی پہلی زندگی کو پیش کرتا ہے۔ کہ میں نے ایک لمبی زندگی تم میں بسر کی۔ اگر تم کو میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض ہو۔ تو پیش کرو۔ لیکن ان کی پہلی زندگی ہمیشہ پاک اور مطہر ہوتی ہے۔ اس لئے لوگ اس زندگی میں کوئی عیب نہیں پاتے۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی وابی ونفسی) نے بھی جب اس دنیائے فانی میں اپنی نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو لوگوں کو ایک پہاڑی پر جمع کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ اے اہل مکہ اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑی کی دوسری طرف ایک لشکر کثیر پڑا ہے جو عنقریب مکہ پر حملہ کر دے گا۔ تو کیا تم میری بات کو مان لوگے۔ تو لوگوں نے جواب میں کہا۔ کہ بے شک تو ہمیشہ سچ بولا کرتا ہے۔ اور جھوٹ کا تیرے منہ سے نکلنا ممکن ہی نہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ اس لئے تو جو بھی کہے گا۔ وہ بالکل سچ اور صداقت سے پُر ہوگا۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ اے لوگو۔ سن لو۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ سب کا مالک و خالق اور رازق ہے۔ نہ کوئی اس کا بیٹا ہے۔ اور نہ ہی وہ خود کسی کا بیٹا ہے۔ اور میں اس کی طرف سے ایک رسول اور ہادی بنکر تمہاری اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی لوگ اس ہمارے پیارے نبی (فداہ امی وابی ونفسی) کو پاگل اور مجنون کہتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ باوجودیکہ سب نے آپ کی پہلی زندگی کے پاک ہونے کی شہادت دی۔ مگر آپ پر ایمان نہ لائے۔ پس نبیوں کی مخالفت چونکہ ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے۔ اس لئے وہ سنت بھی پوری ہوئی۔ اور نیز انجیل کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا آخر وہی کونے کا سرا ہوا۔ آپ نے اپنے دعویٰ کی اشاعت کی۔ اور آپؐ کی سخت سے سخت مخالفت کی گئی۔ آپ کو آپ کے وطنِ مالوف سے نکالا گیا۔ کہ بائیبل کی پیشگوئی بھی پوری ہو۔ جو اس طرح ہے۔ کہ "خداوند سینا سے آیا۔ شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے دہنے ہاتھ میں آتشین شریعت ان کے لئے تھی۔ (استثنا باب ۳۳ آیت ۲)

آپ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے دس ہزار اصحاب کے ساتھ مکہ میں فاتحانہ صورت میں تورات کی مندرجہ بالا پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے داخل ہوئے۔ یہ صادقوں کا ایک بہت بڑا معیار ہے۔ عقل سلیم غور کریں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق اور جیسا کہ اس نے اپنے پیارے نبی سے وعدہ کیا تھا۔ اس زمانہ میں بھی ایک مرسل کو مسیح موعود کے عہدہ پر مقرر کر کے بھیجا۔ لوگوں نے آپ کی مخالفت سر سے لے کر پاؤں تک زور لگا کر کی۔ مگر ناکامی حاصل ہوئی۔ لوگوں نے آپ سے صداقت کے معیار طلب کئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ سعید الفطرت لوگوں نے گواہی دی۔ کہ آپ کی پہلی زندگی پاک تھی۔ تب لوگوں نے اور نشانات دیکھنے چاہے۔ جو آپ نے دکھلائے ہیں ان کو آگے چلکر بیان کروں گا۔

**معیار دوم** ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون۔ نحل ع۱۵۔ اللہ تعالےٰ پر جھوٹ بولنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی کو بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ دوست دشمن سب جانتے اور مانتے ہیں۔

**معیار سوئم** ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح الظالمون انعام ع۳۔ یعنی اللہ تعالےٰ پر افتراء کرنے والا کبھی بھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتا۔ اے سننے والے سن اور اے پڑھنے والے غور سے پڑھ اور اے دیکھنے والے آنکھوں سے دیکھ کیا حضرت مرزا صاحبؑ نے افترا سے کام لیا۔ اگر نعوذ باللہ لیا ہے۔ تو آپ کو کونسی ناکامی حاصل ہوئی۔ آپ نے دنیا میں وہ بیٹھا اور شیریں درخت بویا۔ جو شیریں اور میٹھے پھل لایا۔ جس درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔

کیا فتک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیحؑ کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**معیار چہارم** انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد۔ مومن ع۔ حضرت مسیح الموعودؑ کے ساتھ نصرت الٰہی تھی۔ اور اب بھی ہے۔ آپ کی پاکیزہ جماعت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اور دوسری جماعتوں پر کیسے غالب آرہی ہے۔ پس سمجھدار آدمی کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔

**معیار پنجم** اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا النصر۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت حضرت مسیح الموعودؑ کے شامل حال ہوئی۔ اور آپ کی جماعت میں دن بدن لوگ جوق در جوق داخل ہو کر رضاء الٰہی کو حاصل کر رہے ہیں۔ اگر باوجود ان نشانات کے بھی کوئی نہ سمجھے۔ تو پھر ہمارا کیا قصور ہے؟

**معیار ششم** افلا یرون انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا افہم الغالبون۔ انبیاء ع۔ اس آیت کے ماتحت حضورؑ کو ایک الہام ہوا۔ اور وہ الہام یہ ہے۔ کہ یاتیک من کل فج عمیق ویأتون من کل فج عمیق۔ یعنی تیرے پاس لوگ دور دور سے آویں گے۔ اب ہر عقل مند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ آپ کے ماننے والے کہاں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ افریقہ۔ امریکہ۔ جاوا۔ سماٹرا۔ چین۔ جاپان۔ روس اور سیلون۔ یورپ اور آسٹریلیا۔ برما وغیرہ ممالک میں احمدیت کا ڈنکا بج رہا ہے۔ اور ہر سال لوگ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آتے ہیں۔ کیا یہ آپ کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان نہیں؟

میں نے آپ کی چند پیشگوئیوں پر روشنی ڈالنے کے لئے وعدہ کیا تھا۔ اب ذرا ان کے متعلق سن لیں۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو بذریعہ الہام یہ اطلاع دی۔ کہ آپ پر بہت بڑے بڑے ابتلا آویں گے۔ مگر آخر کار ہوگا کیا۔ واللہ یعصمک من الناس لوگوں نے آپ پر قتل کے مقدمات اور دیگر کئی قسم کے منصوبے کئے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کو بری کیا۔

(۲) پھر اپنے مولا کریم سے الہام پاکر یہ پیشگوئی فرمائی الامراض تشاع والنفوس تضاع۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۔ کہ بیماریاں کثرت سے پڑیں گی۔ اور جانیں بھی بہت ضائع ہوں گی۔ چنانچہ طاعون جیسی خطرناک مرض پیدا ہوئی۔ اور انفلوانزا جیسا بھیانک بخار دنیا میں نمودار ہوا۔ جس نے دنیا کے ہوش خطا کر دیئے۔ ہیضہ نے وہ تباہی ملک میں پھیلائی۔ کہ دوست دشمن بھی الامان آمان کہنے لگے

(۳) طاعون پڑی خدا نے آپ سے وعدہ کیا۔ انی احافظ کل فی الدار۔ جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا۔ میں اس کو طاعون سے بچاؤں گا الا شاذ و نادر۔ حضرت صاحب نے کشتی نوح میں لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت سے طاعون سے فوت بھی ہو جائے۔ تو اس سے پیشگوئی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ مگر دوسروں کی نسبت یہ سلسلہ محفوظ رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دشمن حیرت سے دیکھتے رہے۔ اور خدا نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا ؎

بھلا خالق کے آگے خلق کی کیا پیش جاتی ہے

(۴) گورنمنٹ بنگال کے دو حصے کرنی چاہتی تھی۔ مگر اہل بنگال اس کو ناپسند کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بنگالیوں کی دلجوئی کی جائیگی۔ چنانچہ بنگال کی ایک ریاست تسلیم کی گئی۔ اور اس کو دو حصوں میں تقسیم نہ کیا گیا ؛

(۵) آپ نے دلیپ سنگھ کی واپسی کے متعلق پیشگوئی کی۔ چنانچہ وہ بمبئی سے جہاز سے ہی واپس چلا گیا تھا اور اس کو ہندوستان کی زمین پر قدم رکھنا بھی نصیب نہ ہوا ؛

(۶) لاہور میں برہمو سماج نے ایک جلسہ مہوتسو کیا۔ جس میں انہوں نے تمام مذاہب کے لیڈروں کو دعوت دی۔ اور کہا کہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ چنانچہ حضورؑ سے بھی عرض کیا گیا۔ آپؑ نے ایک مضمون لکھا۔ اور ساتھ ہی ایک پیشگوئی شائع کی۔ کہ "ہمارا مضمون سب سے بالا رہا"۔ چنانچہ جب مضمون پڑھا گیا۔ تو تمام لوگوں نے حتیٰ کہ صدر جلسہ نے بھی کہا۔ کہ یہ مضمون سب مضامین سے بالا رہا۔

(۷) ڈاکٹر ڈوئی نے امریکہ سے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ نے اس کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ دونوں مسیحوں یعنے ایک جھوٹے اور ایک سچے مسیح نے دعائیں ایک دوسرے کی ہلاکت کے لئے کیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ کو خدا نے الہام کیا۔ اور آپ نے پیشگوئی کی۔ کہ ڈاکٹر ڈوئی دنیا میں ذلیل ہو کر مریگا۔ چنانچہ اس کو فالج کی بیماری ہوئی۔ اور اسی سے راہی ملک بقا ہوا۔ اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح الموعودؑ کی صداقت کو سچا کر گیا۔ خدا کے فرستادوں کی پیشگوئیاں روز روشن کی طرح پوری ہوتی ہیں۔ اگر انسان باوجود آنکھیں رکھنے کے نہ دیکھے اور باوجود کان رکھنے کے نہ سنے۔ تو اس کا کوئی علاج نہیں ؛

(۸) آپؑ نے جنگ عظیم کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ ایسی زبردست جنگ ہوگی۔ کہ زار روس جیسے زبردست بادشاہ بھی ذلیل کئے جاویں گے۔ چنانچہ فرمایا ہے ؎

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

(۹) پھر پنڈت لیکھرام آریہ نے آپ کے متعلق پیشگوئی کی۔ کہ آپؑ (نعوذ باللہ) ہلاک ہو جائینگے۔ تب خدا تعالےٰ نے بذریعہ الہام آپؑ سے یہ پیشگوئی کروائی۔ کہ پنڈت لیکھرام اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے سے باز نہ آیا۔ تو چھ سال کے اندر اندر ہلاک ہو جائیگا۔ چنانچہ اس نے بدزبانی کو نہ چھوڑا۔ اور خدا کے قہر کو اپنے لئے واجب کر لیا۔ تب خدا کا عذاب اس پر نازل ہوا۔ اور وہ مطابق پیشگوئی جیسا کہ.....

(حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان) ؎ شریف احمد شاد مسلم ہائی سکول گارڈن گیا ؎ صداقت کی چار دیواری کو چار چاند لگ گیا ہوگا۔ کہ عید کے دوسرے دن ہلاک ہوگیا۔ اور حضرت مرزا صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پیغامی مشن کا

# پیغامیوں کے پیر گیلانی کے

# رسالہ ختم نبوت پر سرسری نظر

(۲)

اب ہم رسالہ "ختم نبوت" کی پانچویں فصل کو لیتے ہیں۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہر نبی کے لئے کتاب کا لانا ضروری ہے۔ اور نبوت متحقق ہی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ کتاب ساتھ نہ ہو۔ اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے مولوی مدثر شاہ صاحب نے چند آیتیں لکھی ہیں۔ جن کی نقل معہ جوابات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ؎

## پیر پیغامی کی دلیل اوّل

سب سے پہلے مولوی صاحب نے آیت کان الناس امة واحدة فبعث الله النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معهم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیه (بقرہ ع ۲۷) کو پیش کیا ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ "اس آیت سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبی کے ساتھ کتاب نازل ہوئی ہے۔ جیسا کہ وانزل معهم الکتاب اس پر گواہ ہے"۔ اس عبارت سے صاف معلوم ہوا۔ کہ آیت وانزل معهم الکتاب سے دو نتیجے نکالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اوّل یہ کہ ہر ایک نبی کتاب لایا تھا۔ دوم یہ کہ ہر نبی کے لئے کتاب کا لانا واجب اور ضروری ہے۔

پیر گیلانی نے یہ استدلال کا رنگ اور طریق استدلال جو اختیار کیا ہے۔ عمدگی اور لطافت کے لحاظ سے گذشتہ طریق استدلال سے کسی طرح سے کم نہیں۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ کے پڑھنے سے قارئین کرام کو واضح ہو گیا ہوگا۔ نہ معلوم میر مدثر شاہ صاحب نے ایسے ایسے عجیب و غریب طریق استدلال کس مدرسہ اور کس سکول میں پڑھے تھے۔ پڑھنے والوں کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ مولوی صاحب دیوبند کے تعلیم یافتہ ہیں یا کہ پشاور کے سند یافتہ اب ہیں اس اجمال کی تفصیل کی طرف قارئین کرام کی توجہ کو منعطف کرانا چاہتا ہوں ؎

## پیغامیوں کی یہ دلیل غلط ہے

واضح ہو۔ کہ آیت وانزل معهم الکتاب سے یہ ثابت کرنا کہ ہر نبی کے لئے کتاب لانا ضروری ہے۔ تو درکنار اس سے تو اتنا بھی نہیں ثابت کیا جا سکتا۔ کہ سب نبی کتاب لائے تھے۔ ہمارے اس دعویٰ کے مندرجہ ذیل ثبوت ہیں۔

## پہلا ثبوت

انزال الکتاب یا ایتاء الکتاب ایک عام لفظ ہے۔ اس شخص کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جس پر براہ راست کتاب نازل ہوتی ہے۔ اس شخص کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ جس کو اس کتاب کا فہم اور علم اچھی طرح دیا گیا ہے۔ اس طرح کہ دوسرا اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اور اس شخص پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔ جس کی ہدایت کے لئے وہ کتاب اتاری جاتی ہے۔ جو شخص عربی قواعد سے ذرا سی بھی واقفیت رکھتا ہو۔ وہ مذکورہ بالا باتوں کا ہرگز انکار نہیں کریگا۔ چنانچہ پہلے اور دوسرے معنے کی تائید میں علامہ ابو سعود آیت اولئک الذین اتینا هم الکتاب (انعام ع ۱۹) کے ماتحت فرماتے ہیں۔ والمراد بایتاءه التفهیم التام بما فیه من الحقائق والتمکین من الاحاطة بالجلائل والدقائق اعم من ان یکون ذلک بالانزال ابتداءً او بالایراث بقاءً فان المذکورین لم ینزل علی کل واحد منهم کتاب معنی" (تفسیر ابی سعود برحاشیہ تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۱۲) یعنی "کتاب دینے سے یہ مراد ہے کہ اس کتاب کے حقائق و دقائق کا اچھی طرح سے سمجھانا اور اس کتاب کی تمام موٹی اور باریک باتوں پر احاطہ کرنے کی طاقت دینا۔ خواہ وہ کتاب (ان پر) ابتداءً (براہ راست نہ کہ بطور توریث) اتاری جائے۔ اس کتاب کو کو باقی رکھنے کے لئے (ان کو) صرف اس کے وارث بنا دیا جائے۔ کیونکہ (آیت کے ماقبل) جن انبیاء کا ذکر ہے۔ ان میں سے ہر ایک پر کوئی خاص کتاب نہیں اتری" نیز روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۵۲۲ پر بھی یہی عبارت درج ہے۔ علاوہ ازیں خود امام رازی اسی آیت کے نیچے لکھتے ہیں۔ واعلم ان قوله اتیناهم الکتاب یحتمل ان یکون المراد من هذا الایتاء الابتداء بالوحی والتنزیل علیه کما فی صحف ابراهیم وتورات موسیٰ وانجیل عیسیٰ علیهم السلام وقرآن محمد ص ویحتمل ان یکون المراد منه ان یؤتیه الله تعالیٰ فهماً تاماً فی الکتاب وعلماً محیطاً بحقائقه واسراره وهذا هو الاولیٰ لان الانبیاء الثمانیة عشر المذکورین ما انزل الله تعالیٰ علی کل واحدٍ منهم کتاباً الهیاً علی التعیین والتخصیص (تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۱۲۵) یعنی ایتاء الکتاب سے یہ مراد ہو سکتی ہے۔ کہ ابتداءً (براہ راست) وحی کے ذریعہ سے ان پر کتاب اتاری ہو۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم کے صحیفے حضرت موسیٰ کی توریت۔ عیسیٰ کی انجیل اور محمد مصطفےٰ صلعم کا قرآن شریف اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ ایتاء الکتاب سے مراد محض اس کتاب کا کامل فہم اور ایک محیط علم کا دیا جانا مقصود ہو۔ جس سے اس کتاب کے حقائق اور اسرار منکشف ہو جاتے ہوں۔ اور یہی اچھے معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان اٹھارہ انبیاء پر (جن کا ذکر اس آیت سے پہلے ہوا ہے) ان میں سے ہر ایک پر کوئی خاص اور معین کتاب نہیں نازل ہوئی"۔

پھر خود اسی آیت وانزل معهم الکتاب (بقرہ ع ۲۶) کے متعلق علامہ ابی سعود لکھتے ہیں "ای جنس الکتاب او مع کل واحد منهم ممن له کتاب کتابه الخاص به لا مع کل واحد علی الاطلاق اذ لم یکن لبعضهم کتاب وانما کانوا یأخذون بکتب من قبلهم وعموم النبیین لا ینافی خصوصی الضمیر العائد الیه بمعونة المقام" (تفسیر علامہ ابی سعود برحاشیہ تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۳۰۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی انزل معھم الکتاب سے مراد جملہ آسمانی کتب کا اتارنا ہے۔ یا یہ کہ ہر اُس نبی پر جو صاحب کتاب میں سے ہوں۔ ان پر ایک کتاب نازل کی گئی۔ یہ مراد نہیں کہ ہر ایک پر علی وجہ الاطلاق ایک کتاب اتاری گئی ہو کیونکہ بعض کی کوئی کتاب نہ تھی۔ وہ صرف اپنے سے پہلے کے انبیاء کی کتابوں پر عمل کرتے تھے۔ اگر یہ سوال پیدا ہو۔ کہ النبیین عام لفظ ہے۔ یہاں صاحب کتاب یا غیر صاحب کتاب کا ذکر تک نہیں۔ تو ضمیر "ھم" کس طرح خاص صاحب کتاب کی طرف لوٹائی جاسکتی ہے؟ اس کا جواب خود دیتے ہیں۔ کہ اس میں کوئی حرج نہیں النبیین کا عام ہونا ضمیر کے خاص ہونے کا منافی نہیں ہے۔ جبکہ خاص کرنے کے لئے کوئی قرینہ صارفہ موجود ہو" اگر خوف طوالت نہ ہوتا۔ تو بہت سی ایسی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ عام چیز کی طرف ایک خاص معنے میں ضمیر کا لوٹانا کلام عرب میں ایک عام محاورہ ہے۔ علم البدیع میں اس کو استخدام کہتے ہیں ؛

اب تیسرے معنے کا ثبوت لے لیں۔ جہاں انزال الکتاب یا ایتاء الکتاب ایسے شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ جس کی ہدایت کے لئے وہ کتاب نازل ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ کئی مقامات پر فرماتا ہے (۱) ھوالذی انزل الیکم الکتاب مفصلاً والذین اتینٰھم الکتاب یعلمون انہ منزل من ربک بالحق (انعام ع ۱۴) (۲) انا انزلنا الذکر لتبین للناس ما انزل الیھم ولعلھم یتفکرون۔ (نحل ع ۵) (۳) اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم (اعراف ع ۱) خط کشیدہ الفاظ پر ایک دو سیکنڈ ذرا نظر جما کر دیکھیں۔ تب آگے چلیں ؛

مذکورہ بالا حوالجات کو پیش کرنے سے ہمارا یہ مقصود ہے۔ کہ وہ الفاظ قرآنی جن کو سید مدثر شاہ صاحب نے اپنے دعوی کے اثبات کے لئے بطور دلیل قطعی کے پیش کیا ہے۔ وہ درحقیقت ان معنوں کے متحمل نہیں ہیں۔ جن کو مولوی صاحب نے اپنے دماغ میں سے گھڑ لیا ہے۔ قطعی دلیل تو الگ رہی۔ اس کو تو ایک عام اور معمولی دلیل بھی بشکل سے کہا جاسکتا ہے۔

جس لفظ میں اتنے احتمالات اور اس کے اتنے وسیع معنے ہوں۔ وہ کس طرح خود بخود ایک معنے کے ثابت کرنے کے لئے قطعی دلیل بن سکتا ہے۔ اہل اصول کے اس قاعدہ کے مطابق کہ اذا جاء الاحتمال فبطل الاستدلال مولوی صاحب کی دلیل بالکل ساقط اور باطل ہو جاتی ہے۔ قارئین پھر توجہ سے سنیں۔ کہ انزل معھم الکتاب میں اصل میں چار احتمالات وارد ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انزل الکتاب ابتداءً نہ کہ بطور توریث۔ دوم انزال بطور توریث۔ سوم انزال محض بغرض ہدایت جیسا کہ امت کے لئے بولا جاتا ہے۔ چہارم مرجع ضمیر "ھم" کا خاص ہونا ؛

چونکہ اس جگہ انبیاء کا ذکر ہے۔ اس لئے یہاں پر تیسرے احتمال کو داخل ہونے کی گنجائش نہیں۔ باقی تین احتمالات بدستور قائم رہے ؛

ان تین احتمالات کے ہوتے ہوئے تعجب ہے۔ کہ مولوی صاحب کو یہ کہنے کی کس طرح جرأت ہوئی ہے۔ کہ "اس آیت سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر نبی کے ساتھ کتاب نازل ہوتی ہے"

قارئین کرام کو یہ بھی واضح رہے۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک کتاب کے نازل ہونے یا کرنے سے اس جگہ وہی مراد ہے۔ جو انزل الکتاب کے پہلے معنے ہم نے لکھے ہیں۔ ورنہ دوسرے مضمون میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ پس مولوی مدثر شاہ صاحب کا دعوی تبھی درست اور صحیح ہوگا۔ جبکہ وہ ان تمام احتمالات کو دور کر کے اپنے من گھڑت معنے کو صاف صاف اور مدلل طور پر ثابت کریں۔ ورنہ ان کانٹوں اور روڑوں کے ہوتے ہوئے مولوی صاحب کے لئے آگے چلنا ناممکن ہے۔ بلکہ ان کو یہیں پر بیٹھنا پڑیگا۔ یا ایڑی کے بل غلطی کو چھوڑ کر راستی کی طرف لوٹنا ہوگا۔ جیسا کہ اس سے پہلے وہ راستی کو چھوڑ کر غلطی کی طرف لوٹ چکے ہیں۔

**دوسرا ثبوت** اگر بفرض محال مولوی صاحب نے تمام جہان کو عربی قواعد سے ناواقف فرض کر کے آیت وانزلنا معھم الکتاب سے تھوڑی دیر کے لئے ثابت بھی کر لیا کہ ہر ایک نبی پر ہو بہو اسی طرح کتاب نازل ہوئی۔ جس طرح کہ ان کے سمجھ میں ہے۔ تب بھی ان کا دوسرا دعوی کہ ہر نبی کے لئے کتاب کا لانا ضروری ہے۔ اور جس کے پاس کتاب نہیں۔ وہ نبی نہیں۔ اور نبوت بغیر کتاب ثابت ہی نہیں ہوتی۔ اس دعوی کا ثبوت دینا یہودی کو عیسائی بنانے سے بھی زیادہ مشکل نظر آتا ہے۔ مانا کہ ہر نبی پر ایک کتاب نازل ہوئی۔ لیکن یہ بات ہمارے فہم میں نہیں آسکتی۔ کہ اس سے کس طرح ثابت ہوا۔ کہ ہر نبی پر کتاب کا لانا ضروری ہو گیا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسا کہ میر مدثر شاہ صاحب کا کوئی ثمیل یا بروز یا شاگرد یا کوئی اور دوسرا پیغامی یہ کہدے۔ کہ "ہر نبی کے لئے ضروری اور لابدی ہے۔ کہ وہ صاحب ازواج اور صاحب اولاد ہو۔ ورنہ اس کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے۔ ولقد ارسلنا رسلنا من قبلک وجعلنا لھم ازواجاً وذریۃ (رعد ع ۶) یعنی اے محمد صلعم تم سے پہلے ہم نے اپنے رسول بھیجے ہیں۔ اور ان کے لئے بیویاں اور اولاد بنائی ہیں" اس جگہ رسل کا لفظ بھی عام ہے اور "ھم" کی ضمیر بھی اس کی طرف لوٹتی ہے۔ اور اس سے بظاہر بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر نبی کی ضرور بیوی تھی۔ اور ہر ایک کی اولاد بھی ہوئی۔

تو کیا مولوی صاحب اپنے طریق استدلال کے ماتحت یہ کہنے کے لئے تیار ہوں گے۔ کہ جس طرح کتاب کا لانا ہر نبی کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بغیر اسکی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ اسی طرح صاحب ازواج اور صاحب اولاد ہونا بھی نبی کے نشانات سے ایک نشانی ہے۔ اور اس کی نبوت کے اثبات کے لئے از حد ضروری اور لابدی ہے۔

گذشتہ پرچہ میں میں نے لکھا تھا۔ کہ مولوی صاحب کے قول کے مطابق یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہر ایک نبی اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے اپنے ساتھ بینڈکیں۔ ٹڈیاں۔ طوفان اور جوئیں وغیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وغیرہ بھی لائیں۔ ان چیزوں کے بغیر نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات ؛

ہم ایسے فہم اور دانش کی مولوی صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور ساتھ افسوس کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ کہ ایسے بڑے بڑے عالم اور فاضل ہماری جماعت سے کیوں الگ ہو گئے۔ خدا ان کو پھر ہدایت دے۔ اور حق کی طرف لوٹنے کی پھر توفیق دے۔ اور اصلی جماعت میں پھر داخل کرے ؛

## پیغامی کی عقلی دلیل

نقلی دلیل دینے کے بعد پھر اسی جگہ پر آگے چلکر مولوی صاحب فرماتے ہیں "۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ دنیا میں اصلاح خلق کے لئے اور تبلیغ احکام الٰہی کے لئے ایک نبی تو آئے مگر اس کے ساتھ کوئی حکم یا احکام نہ ہوں "

واہ وا! مولوی صاحب نے کیا ہی دل کی بات کہی ہے۔ ہم تہ دل سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نقلی دلیل کے بعد ایک عقلی دلیل بھی پیش کی ہے۔ مجھے اس بات میں مولوی صاحب سے بالکل اتفاق ہے۔ کہ یہ عقل سے بہت بعید بات ہے۔ کہ کوئی نبی یوں ہی خالی ہاتھ آئے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں پنجاب ہی میں دو تین ایسے متنبی موجود ہیں۔ جن کے پاس نہ کوئی کتاب ہے۔ اور نہ پہلی کتاب کا فہم ان کو دیا جاتا ہے۔ نہ خود احکام لائے ہیں۔ اور نہ ہی کسی پہلے احکام کی تجدید کرنے آئے ہیں۔ ایسے متنبیوں سے دنیا کو کیا غرض۔ ان کا وجود تو عدم سے بھی بدتر ہے۔ لیکن قارئین کو غلط فہمی سے بچانے کے لئے ہم اپنی عبارت کو ذرا صفائی کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ اور وہ اس طرح ہے۔ کہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جو نبی تبلیغ احکام الٰہی کے لئے دنیا میں آئے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ نیا حکم یا نئے احکام لائے۔ لیکن جو نبی صرف اصلاح خلق کے لئے آئے۔ ان کے لئے تو صرف اتنا ضروری ہے۔ کہ خلق کو گذشتہ احکام پر چلائے۔ کیونکہ نبی کی بعثت کی سب سے بڑی غرض لوگوں کو خدا کے احکام پر چلانا ہے۔ اگر احکام پہلے سے موجود ہوں تو نئے احکام لانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے لئے صاف نشانات اور معجزات کے دکھلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر وقت نئے احکام لاتے پھریں۔ کیونکہ اصل غرض ان کی بعثت کی یہ ہے۔ کہ وہ خدا کے وجود کے دلائل اور آیات لوگوں کو دکھلائیں اور اپنی قوت قدسی سے لوگوں کا تزکیہ کریں۔ اور لوگوں کو کتاب منزل سے خوب آگاہ کریں۔ اور نیز حکمت بھی سکھلائیں ؛

انہیں باتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا تعالےٰ نے سورۃ جمعہ کے ابتداء میں فرمایا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ الایۃ " یہ بات خود سید مدثر شاہ صاحب کی مذکورہ بالا عبارت سے بھی مترشح ہوتی ہے۔ کہ نبی کے کاموں میں سے ایک اصلاح خلق ہے۔ اور دوسرا تبلیغ احکام الٰہی "۔ اب چونکہ خدا تعالےٰ نے ایسے احکام نازل فرمائے ہیں۔ جو کہ قیامت تک قائم رہنے والے اور غیر متبدل ہیں۔ اس لئے نئے احکام کی ضرورت نہیں رہی۔ اور نہ ہی نئے احکام کی گنجائش ہے۔ اب ضرورت صرف اصلاح خلق اور تجدید احکام اور تزکیہ خلق کی رہتی ہے۔ یہ ضرورت کبھی صرف علماء۔ کبھی اولیاء یا مجددین سے پوری ہو جاتی ہے اور کبھی نبی اور رسول سے پوری ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جیسی بیماری ویسا علاج۔ جیسا مریض ویسا طبیب جوں جوں فساد کرنے والوں کا حلقہ بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں اصلاح کی مقدار اور کمیت اور مصلح کی طاقت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اگر صرف بنی اسرائیل کے فساد ایمانی اور خرابی تمدن سے سینکڑوں انبیاء کی ضرورت تھی۔ تو کیا امت محمدیہ اور سارے جہان کے فسق و فجور الحاد اور ضلالت کے سبب سے کسی ایک نبی کے بھی ضرورت نہ ہوئی۔ اگر عالم فقیہہ ولی اور مجدد نبی کریم صلعم کی امت مرحومہ کی اصلاح کریں۔ اور آپ کے دین کی تجدید کریں۔ تو کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ لیکن جب کبھی آپ ہی کی امت میں سے کوئی شخص نبی بنکر آپ کی خدمت کرے۔ تو آپ کی ہتک اور آپ کے دین کی تذلیل ہو جاتی ہے۔ کیا ہی عجیب بات ہے۔ یہ کہاں کا انصاف اور کس جگہ کا عدل ہے۔

شریعت اور الٰہی احکام جو کہ انسان کی روحانی امور کے لئے اتارے جاتے ہیں۔ ان کی مثال بعینہٖ ان احکام اور قوانین کی طرح ہے۔ جن کو انسان کے جسمانی اور تمدنی امور کو درست کرنے کے لئے کوئی بادشاہ بناتا ہے۔ ہر ایک بادشاہ کے لئے قوانین اور قواعد کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ نئے ہی قوانین اور نئے ہی قواعد ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی قانون اور ایک ہی قاعدہ کے ماتحت سارے بادشاہ یکے بعد دیگرے حکومت کریں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جو بعد میں بادشاہ آتا ہے۔ وہ پہلے بادشاہ کے قوانین کو بدل ڈالے۔ لیکن یہ اس وقت ہوگا۔ جبکہ پہلے احکام میں کوئی نقص یا عیب ہو لیکن جب پہلے قوانین اور پہلے قواعد میں کسی قسم کی کمزوری نہ ہو۔ بلکہ وہ ہر لحاظ سے بالکل مکمل اور اکمل ہوں۔ تو نئے قوانین بنانے سے سوائے گمراہی اور بے ہودگی کے اور کیا ہوگا۔ ایسی حالت میں ضروری ہے۔ کہ پہلے بادشاہ کے قوانین کے مطابق حکومت کی جائے۔ پس روحانی معاملات میں بھی ہماری عقل یہی کہتی ہے۔ کہ نئے احکام اور نئی شریعت یا نئی کتاب کا لانا اس وقت تک ضروری ہے۔ جب تک کہ پہلے احکام میں نقص یا کمزوری ہو۔ یا وہ اس زمانہ کے مناسب حال نہ رہے ہوں۔ جیسا کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلعم تک کئی دفعہ احکام شریعت بدل چکی تھی۔ اور قوم میں الگ الگ کتاب اتری۔ اور جدا جدا شریعت نازل ہوئی۔ لیکن جب قرآن شریف کامل اور اکمل کتاب اتری۔ تو ان باتوں کی ضرورت نہ رہی اب ضرورت صرف اصلاح اور تجدید کی ہے۔ جس کا کوئی مسلم انکار نہیں کر سکتا۔ اور یہ کام ضرورت کے مطابق ہوگا۔ یعنی جیسی بیماری ویسا علاج اور جیسا بیمار ویسا ڈاکٹر۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے (باقی ہے)

(مظفر احمد ایم بی بی ایس سابق مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# غیر احمدی مشن

## دو طالبعلموں کا باہمی مکالمہ

دسمبر کا مہینہ ہے۔ رات کے دس بج چکے ہیں سردی زوروں پر ہے۔ امیر لوگ لحافوں میں دبکے پڑے ہیں۔ غریب لوگ چولھوں پر ہاتھ پاؤں پسارے بیٹھے ہیں۔ مگر اسی سردی میں چند لڑکوں پر مشتمل ایک گروہ ایک ریت کے میدان میں بغل میں کتابیں دبائے چلے جا رہے ہیں آؤ۔ ذرا ان کی گفتگو سنیں۔ اور یہ معلوم کریں کہ ایسی سردی میں ایسے کونسے ضروری کام پر جا رہے ہیں۔

ادھو۔ یہ تو ہمارے سیٹھ محمد عبداللہ صاحب نہروی کا وفد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت تبلیغ کے لئے اپنے علاقے یعنی قادیان سے شمال کی جانب گلگاں منجاں جا رہا ہے ان کے پاس پہنچ کر۔

**انور احمد:۔** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

**سیٹھ صاحب:۔** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا حال ہے۔ کہاں کا ارادہ ہے؟

**انوار احمد:۔** الحمد للہ آپ کے دیدار کو آ رہا ہوں۔

**سیٹھ صاحب:۔** شکریہ تو آئیے ہمارے ساتھ چلئے۔

**انوار احمد:۔** اچھا آپ بتائیں تو سہی۔ کس طرف کو تشریف لے جا رہے ہیں۔

**سیٹھ صاحب:۔** ہم گلگاں منجاں جا رہے ہیں۔

**انوار احمد:۔** ہاں یاد آیا۔ اعجاز احمد نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ بڑی خوشی سے جانے کو تیار ہوں۔

(عبدالواحد کی طرف مخاطب ہو کر)

**سیٹھ صاحب:۔** اچھا عبدالواحد آپ کس موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

**عبدالواحد:۔** صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر کچھ بولوں گا۔ انشاء اللہ۔

**سیٹھ صاحب:۔** اچھا بتاؤ۔ اگر کوئی آپ کو کہے کہ احمد بیگ والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ تو کیا جواب دو گے۔

**عبدالواحد:۔** آج میں اس پیشگوئی کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جو کچھ سمجھا ہوں۔ عرض کئے دیتا ہوں۔

(بات کاٹ کر)

**سیٹھ صاحب:۔** ذرا اختصار سے سنانا۔ تاکہ رستے ہی میں بات ختم ہو سکے۔

**عبدالواحد:۔** بہت اچھا مختصراً عرض کروں گا۔ گھبرائیں نہیں۔

جناب پیشگوئیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک جو اپنے دوستوں یا جماعت کے متعلق ہوتی ہیں۔ ان کو وعدہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم کی پیشگوئیاں اپنے دشمنوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ ان کو وعید کے نام سے پکارتے ہیں۔ وعدہ والی پیشگوئیاں اٹل ہوتی ہیں مگر وعید کی پیشگوئیاں تو بہ استغفار اور رجوع سے ٹل سکتی ہیں۔ بعض مخفی ہوتی ہیں۔ جو کہ نبی پر بھی ظاہر نہیں کی جاتیں۔ مثلاً حضرت یونس کی پیشگوئی اپنی قوم پر عذاب آنے کے متعلق۔ اس میں توبہ کی شرط نہیں بتائی گئی تھی۔ اسی لئے آپ گاؤں سے باہر چلے گئے۔ اور عذاب ٹل جانے کی خبر پا کر وہاں سے یہ کہتے ہوئے چلدیئے۔ لن ارجع الیھم کذابا۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ بعض پیشگوئیوں کی شرطیں نبی پر ظاہر کی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ پیشگوئی از قسم دوم ہے۔ کیونکہ احمد بیگ اور اس کے ساتھی حضرت مسیح موعود کو گالی دیتے اور مخول کرتے تھے۔ نیز رسول کریم صلعم کو برا بھلا کہتے تھے۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ خدا کو بھی نہیں مانتے تھے اور حضرت اقدس کے نشان کے طالب تھے۔ پس حضرت مسیح موعود نے خدا واحد سے اطلاع پا کر یہ پیشگوئی کی۔ اور انہیں یہ نشان دیا گیا کہ احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی بیگم کا رشتہ میرے ساتھ کر دے۔ تو اس پر خدا کی رحمت برسے گی۔ اور اگر اس نے اس کا کسی اور سے نکاح کر دیا۔ تو وہ تین سال کے اندر مر جائے گا۔ اور وہ جس سے لڑکی بیاہی جائیگی۔ اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ اور اس کی لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئیگی۔ اور فرمایا۔ کہ دو پہلوؤں سے میری صداقت معلوم کر سکتے ہیں۔ ایک رحمت کا ایک عذاب کا۔ جس طرح چاہو۔ آزما لو۔ احمد بیگ نے عذاب کا پہلو اختیار کیا۔ اپنی لڑکی کی شادی سلطان محمد سے کر دی۔ تب بمطابق خدائی وعید کے وہ تین برس کے اندر بلکہ چھ ماہ بعد ہی راہی ملک عدم ہو گیا۔ اس کے مرنے پر اس کے داماد سلطان محمد کو طبعاً خوف اور ڈر پیدا ہوا۔ اور اس نے سمجھا۔ کہ ہم دو کے مرنے کے متعلق پیشگوئی تھی۔ جب ایک اس کا شکار ہو گیا ہے۔ تو اب میری بھی خیر نہیں۔ پس وہ ڈرا۔ اور خوف زدہ ہوا۔ بلکہ ان میں سے بعض نے تو حضور کو دعا کے خطوط بھی لکھے۔ تب خدا کی سنت کے مطابق اس سے وہ موعود عذاب اس وقت تک دور کر دیا گیا۔ کہ وہ پھر اپنی پہلی سی شرارت کو اختیار کرے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ضرور ہے۔ کہ یہ وعید کی موت اس سے نفی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آجائے۔ کہ اس کو بیباک اور مکذب بنا دے۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو"

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۳۲)

اور حضور نے مخالفین کو پر زور الفاظوں میں کہا۔ کہ "فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو۔ کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے۔ تو میں جھوٹا"

لیکن باوجود اس کے ایسا اشتہار دینے سے گریز کرنا اور چپ رہنا اس کے رجوع کر لینے پر کافی سے زیادہ شہادت ہے۔ مجھ کو تو افسوس ہے۔ ان مولویوں پر کہ جو خواہ مخواہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حالانکہ جس کے متعلق پیشگوئی تھی۔ وہ تو بیچارا رجوع کر کے چپ رہا۔ مگر یہ ہیں۔ کہ میں نہ مانوں ہیں نہ مانوں کا رٹ لگائے جا رہے ہیں۔ اور مدعی سست اور گواہ چست والی مثال کو تازہ کر رہے ہیں۔

**سیٹھ صاحب:۔** غیر احمدی یہ بھی تو کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب تو کہتے تھے۔ کہ میرا نکاح آسمان پر پڑھا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں تو یہ حال ہے۔ کہ ایک معمولی سا ملاں نکاح پڑھا دے تو نکاح نہیں ٹوٹتا۔ مگر یہاں خدا کا نکاح پڑھا ہوا ٹوٹ گیا۔

**عبدالواحد:۔** لیکن ان سے یہ تو پوچھیے۔ کہ جناب رسولِ کریم صلعم نے جو یہ فرمایا۔ کہ میرا نکاح فرعون کی بیوی آسیا اور حضرت مریم سے پڑھا گیا۔ جس پر خدیجہ کبریٰ نے مبارک باد بھی دے دی۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا وہ نکاح زمین پر ظہور پذیر ہوئے تھے؟

**سیٹھ صاحب:۔** اچھا پھر آگے بتائیے۔

**عبدالواحد:۔** اس پیشگوئی کے اس طرح تین حصے ہوئے ایک احمد بیگ کی موت۔ دوسرے سلطان محمد کی موت تیسرا محمدی بیگم کا نکاح۔ پہلا حصہ تو صاف صاف پورا ہو گیا۔ جس کا اقرار اشد ترین مخالف مولوی محمد حسین و عبدالحکیم مرتد پٹیالوی کو بھی کرنا پڑا۔ لیکن سلطان محمد نے رجوع کیا۔ اور توبہ استغفار کرنے کی وجہ سے اس سے بچ گیا۔ ہاں اگر وہ تکذیب کا اشتہار دے دیتا۔ تو ضرور مرتا۔ مگر اس نے یہ بھی نہ کیا۔ پس چونکہ اس سے وعیدی موت بمطابق سنت اللہ ٹھہر گئی۔ اسلئے محمدی بیگم بیوہ نہ ہوئی۔ اور جب تک وہ بیوہ نہ ہوتی حضور کے نکاح میں کیسے آسکتی تھی۔ پس یہ سنت اللہ کے مطابق ہوا۔ جس پر اعتراض کرنا عقلمند کا کام نہیں۔

**اعجاز احمد:۔** بعض غیر احمدی کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے (نعوذ باللہ) یہ پیشگوئی نفسانی غرض سے کی تھی؟

**عبدالواحد:۔** مرزا صاحب کے اس وقت کئی مرید تھے۔ اگر آپ کا مقصد شادی ہوتا۔ تو آپ کے ایک آنکھ کے اشارے سے ایک نہیں بلکہ کئی اعلےٰ سے اعلیٰ رشتے حضور کو مل سکتے تھے۔ نیز پیشگوئی کے وقت اس لڑکی کی عمر کل سات آٹھ برس کی تھی۔ نفسانی خیال کرنے والے اس پر بھی غور کریں۔

**عبداللہ آف کشمیر:۔** تو پھر اس پیشگوئی کا کیا مقصد تھا؟

**عبدالواحد:۔** یہ تو اپنی قوم کی اصلاح کے لئے پیشگوئی کی تھی۔ چنانچہ حضور تتمہ اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء میں لکھتے ہیں۔ کہ "ہمیں اس رشتہ کی کوئی ضرورت نہ تھی"

**عبداللہ آف کشمیر:۔** غیر احمدی کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے خط کیوں لکھے۔ کہ یہ رشتہ ہمیں دے دو۔ جب کہ خدائی وعدہ تھا؟

**عبدالواحد:۔** تو اس سے کونسا حرج لازم آگیا۔ کیا خدا کے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرنا حرام ہے۔ خدائی وعدہ تھا۔ کہ آنحضرت صلعم کو فتح ملیگی۔ تو کیا حضور نے اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے کوئی کوشش نہ کی تھی۔ فوج اور ہتھیاروں وغیرہ کو کیوں استعمال میں لائے۔

اصل میں حضور انسانی ہمدردی کی وجہ سے چاہتے تھے۔ کہ وہ رحمت کے پہلو سے میری صداقت پر کھیں۔ ورنہ عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے۔ اس لئے آپ نے کوشش کی۔

(منظور احمد ثاقب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

---

# دیانند مشن

## ویدک دھرم اور اسلام کی قبولیت عام کا مقابلہ

---

سماجی اخباروں میں آئے دن اس قسم کی رپورٹیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن میں فخریہ طور پر لکھا جاتا ہے۔ کہ فلاں اپدیشک افریقہ گیا۔ اور اس کے لیکچروں کے نتیجہ میں کئی لوگ سماج کے ممبر بن گئے۔ یا فلاں پنڈت نے جاوا۔ سماٹرا وغیرہ میں جا کر پرچار کیا۔ اور اتنا چندہ جمع کر لیا۔ یا فلاں مہاشہ نے ماریشس۔ فجی۔ یا بصرہ و بغداد میں ویدک دھرم کا ناد بجایا۔ اور آریہ سماج قائم ہو گئی۔

لیکن اس قسم کی رپورٹوں کے پڑھنے سے اگر کوئی یہ نتیجہ نکالتا۔ کہ اسلام کی طرح ویدک دھرم بھی عالمگیر مذہب ہے۔ جبھی تو اسے اسلام کی طرح غیر ممالک میں بھی قبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ تو ایسا قیاس کر لینا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ جب سے سماج قائم ہوئی۔ اور اس کے پرچارک افریقہ۔ جاوا۔ سماٹرا۔ فجی۔ ماریشس یا بغداد بصرہ اور برہما وغیرہ میں گئے۔ تو ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز صرف وہی لوگ رہے ہیں۔ جو پنجاب یا ہندوستان سے ملازمت یا کاروبار کے سلسلہ میں وہاں گئے ہوئے ہیں۔ اور انہی میں سے بعض سماج کے ممبر بن جاتے ہیں۔ اور وہ سب کے سب پیدائشی ہندو ہیں۔ چندہ دینے والے بھی وہی۔ سماج کے ممبر بھی وہی۔ اور لیکچر بھی انہی میں ہوتے ہیں۔ اگر آریہ سماج کی تعلیم عالمگیر ہوتی۔ اس میں قبولیت کا مادہ ہوتا۔ اس میں اسلام و عیسوم (عالمگیر) بننے کی قابلیت ہوتی۔ تو ضروری تھا۔ کہ افریقہ بغداد بصرہ۔ ماریشس اور برہما وغیرہ کے اصل باشندے بھی وید کے انویائی (متقدی) بنتے۔ مگر حالات بتا رہے ہیں۔ کہ ان ممالک میں سماجیک سرگرمیاں ابھی تک ایک بھی ایسے شخص کو وید کی طرف مائل نہیں کر سکیں۔ جو وہاں کا اصلی اور بارسوخ باشندہ ہو۔ مثال کے طور پر ملک برہما ہی کو لیجئے۔ وہاں بقول پرکاش

"آریہ سماج کو ستھاپت (قائم) ہوئے تیس سال سے زیادہ گذر چکے ہیں"۔ اور اس عرصہ میں بڑے بڑے نامی پنڈت پنجاب سے چل کر گئے۔ اور ایڑی چوٹی کا زور صرف کر کے پرچار کر آئے۔ مگر اس تیس سالہ پرچار کا جو نتیجہ نکلا۔ وہ پرکاش ہی کے لفظوں میں سن لیجئے۔ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"پر نتو (مگر) آج تک (۳۰ سال میں) کوئی برہمی آریہ سماجی نہیں بنا" (پرکاش ۱۹ر جون ۱۹۲۷ء صفحہ ۲)

اور یہ ناکامی نتیجہ ہے ویدک تعلیم کے نامقبول اور غیر عالمگیر ہونے کا۔ اگر وید کی تعلیم عام فہم ہوتی۔ اس کے اصول ممکن العمل ہوتے۔ تو یہ ناممکن تھا۔ کہ برہمی لوگوں میں سے تیس سال کے عرصہ میں ایک بھی آدمی آریہ سماجی نہ بنتا۔

## برہما میں اسلام پاک کی ہر دلعزیزی

لیکن یہ تو تھا ویدک دھرم کی قبولیت کا نتیجہ جو باوجود باقاعدہ پرچار کرنے نتیجہ میں نصیب ہوا۔ لیکن اب اسلام کی

(باقی بقیہ نمبر ۳۶ پر دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فیض عام میڈیکل ہال کی پہلی سالگرہ کی خوشی میں!

## نیز جلسہ سالانہ کی تقریب پر

مندرجہ ذیل ادویات میں جو کہ خدا کے فضل سے دن بدن مقبول عام ہو رہی ہیں۔ فی روپیہ ۴ رعایت دی جائیگی۔ یہ رعایت محض اس لئے ہے۔ تاکہ دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ورنہ ہم نے قیمتیں پہلے ہی اس قدر کم رکھی ہیں۔ کہ اس میں کمی کرنے کی بالکل گنجائش نہیں۔ لیکن تاہم اس خوشی کے موقعہ پر ۴ رفی روپیہ رعایت کر دی ہے۔ اور یہ رعایت صرف ۳۱ دسمبر تک ہے۔ ادویہ کی قیمتیں اصل دی گئی ہیں۔ رعایت کے لئے رعایت سالگرہ کا حوالہ دیجئے

### شربت فولاد

عورتوں کے لئے اعلیٰ قسم فولاد اور دیگر قیمتی ادویہ کا کیمیائی طریق پر بنایا ہوا مفید مرکب ہے۔ کمزور عورتوں میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ چہرہ پر سرخی لاتا ہے۔ کمی دیرینہ حیض کو دور کرتا ہے۔ مرض اٹھرا جیسی خطرناک مرض سے نجات دلا کر مایوس ماں کی گود بھر دیتا ہے۔ تندرست اور مضبوط بچہ پیدا کرتا ہے۔ ماں کا دودھ بڑھا کر بچے کو غیر دودھ سے محفوظ رکھتا ہے۔ ہسٹیریا کا تیر بہدف علاج تسلیم کیا گیا ہے۔

قیمت ۵۰ خوراک ۸ر محصول ڈاک ۸ر

### کنگ آف ٹانکس (یعنی شہ زور)

موسم سرما کے لئے ایک بینظیر تحفہ ہے۔ اگر آپ چاہتے ہوں۔ کہ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہو جائے مایوسی کی حالت امید سے بدل جائے۔ دماغی اور اعصابی کمزوریوں کا سدباب ہو جائے۔ طبیعت میں جوش اور دل میں امنگ پیدا ہو۔ سردیوں میں چست رہیں۔ معدہ اس قدر مقوی ہو۔ کہ سیروں دودھ گھی ہضم ہو جائے۔ تو ایک بار کنگ آف ٹانکس استعمال کریں۔

قیمت ایک ماہ کی خوراک سات روپے (للعہ)
نصف ماہ کی خوراک چار روپے (للعہ) محصول ڈاک ۴ر

### فیض عام منجن

ایک خوش ذائقہ خوش رنگ اور خوشبودار منجن ہے۔ دانتوں کو صاف اور چمکیلا بناتا ہے منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ اس کا استعمال دانتوں جیسی قیمتی چیز کو ہر بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت

ایک شیشی ۴ر کم سے کم ایک روپیہ کا منگوائیں
جس کے لئے محصول ڈاک ۶ر

## تیار کردہ فیض عام۔ میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)

(بقیہ صفحہ ۱۱)

ہر دلعزیزی اور قبولیت کا ذکر ہی سن لیجئے۔ کہ ایک قلیل بلکہ اقل مدت میں کس طرح بغیر کسی منظم تبلیغی کوششوں کے اسلام نے اپنے حلقۂ اثر کو وسیع سے وسیع تر کر لیا ہے۔ پادری زویمر لکھتا ہے۔ کہ:۔

"ملک برہما میں مسلمانوں کی آبادی کی گذشتہ دس سال کے عرصہ میں تیس فیصدی کے حساب سے ترقی ہوئی"

آئینہ اسلام ص ۱۳۵

غور فرمایئے۔ ایک طرف باقاعدہ اور منظم جماعت تھی۔ جس نے پرچار کرنے میں پوری کوشش کی۔ مگر تیس سال میں ایک شخص بھی اپنا ہم خیال نہ بنا سکی۔ مگر دوسری طرف بغیر کسی باقاعدہ منشن اور منظم تبلیغی سعی کے صرف دس سال کے عرصہ میں تیس فی صدی کا اضافہ ہو گیا۔ کیا آریوں کی ناکامی اور مسلمانوں کی کامیابی ثابت نہیں کرتی۔ کہ عالمگیر اور دوسروں میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کا اہل اگر کوئی ہے۔ تو وہ اسلام اور صرف اسلام ہے۔

(فضل حسین احمدی مہاجر قادیان)

## وصیت نمبر ۳۲۶۲

میں عبدالرحمن ولد شیخ میر محمد خاں ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاک خانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا ہوں۔ میں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد صاحب اس وقت زندہ ہیں۔ اس لئے کوئی جائداد میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی بعد وضعات سرکاری جو میرے اختیار سے باہر ہے۔ مبلغ ساٹھ روپے ماہوار ہے۔ تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر عبدالکریم احمدی سب اسسٹنٹ سرجن۔
العبد:۔ عبدالرحمن ہیڈ فیولی کلرک کندیاں ضلع میانوالی۔
گواہ شد:۔ نورالدین پنشنر نقشہ نویس ۲۱/۶/۳۰

مسیح موعود کا پیغام اپنی تمام جماعت کے نام
جلسہ پر آنیوالے احباب دفتر فاروق سے یہ مطبوعہ پیغام جو بقیمت ارملیگا مفت لے کر جائیں۔ (مینیجر فاروق)